وہنا صفات اخری فی اشتراطہا
خلاف الاول ان یکون قرشیا اشترطہ
الاشاعرة والجبائیان ومنعہ الخوارج
وبعض المعتزلہ لنا قولہ علیہ السلام
الایمة من قریش ثم ان الصحابة
عملوا بمضمون ہذا الحدیث فان ابابکر
استدل بہ یوم السقیفہ علی الانصار
حین نازعوا فی الامامة بحضر من
الصحابة فقبلوہ واجمعوا علیہ
فصار دلیلا قاطعا یفید الیقین
باشتراط القریشیة احتجوا الممانعون
من اشتراطہا بقولہ علیہ السلام السمع
والطاعة ولو عبدا حبشیا فانہ یدل
علی ان الامام قد لا یکون قرشیا۔
قلنا ذلک الحدیث فیمن امرہ الامام
ای جعلہ امیرا علی سریة او علی غیرہا
کناحیة ویجب حملہ علی ہذا دفعا للتعارض

جو طاقت سے باہر ہے۔ ہان بجائے
ان شرائط کے شرائط ذیل کا اعتبار ضرور
ہے (۱) یجب ظاہر عادل ہو کیونکہ
فاسق (ظالم) لوگون کے مال اغراض
فاسدہ مین صرف کرتا ہے اور حقوق کو
تلف کرتا ہے (۲) وہ عاقل ہو جو
شرعی اور ملکی تصرفات کی لیاقت رکھے
(۳) وہ حد بلوغت کو پہنچا ہو کیونکہ لڑکے
کی عقل ناقص ہوتی ہے (۴) وہ عورت
نہ ہو کیونکہ عورتین عموماً ناقص العقل ہوتی
ہین (۵) وہ آزاد ہو۔ کیونکہ غلام
اپنے مالک کی خدمت سے فارغ نہین
ہوتا تو وہ خلافت کا کام کیونکر کرے گا
یہ صفتین (پہلی تین ملا کر) آٹھ یا
صرف آخری پانچ بالاتفاق امامت
کی شرائط ہین۔ مصنف کے اس
قول مین یہ اشارہ ہے کہ پہلی تین کو

بینه وبین الاجماع اونقول ھومبالغة
علی سبیل الفرض ویدل علیــه انه
لایجوز کون الامام عبداً اجماعاً الثانیة
من تلك الصفات ان یکون ھاشمیا
شرط الشیعة - الثالثة ان یکون
عالما بجمیع مسایل الدین اصولھا و
فروعھا بالفعل لا بالقوة وقد شرطه
[illegible] ظهور المعجزة [illegible]
لعلم صدقه فی دعوی الامامة و
العصمة وبه قال الغلاة ویبطل ھذه
الثلثة واشتراطھا فی الامامــة
انا ندل عنقریب علی خلافة ابی بکر
رضی الله عنه وکونه اماما حقا و
لایجب شئ مما ذکر من تلك الاوصاف
فان کونه ھاشمیا ممتنع و الاخیران لا
یجبان له اجماعاً الخامسة ان یکون
معصوماً شرطه الامامیة والاسمٰعیلیة

شرط نہ ٹھہرانا لائق التفات نہین ہے -
خلافت مین بعض صفات ایسی ہین
جنکے شرط ہونے مین بعض لوگون کو
اختلاف ہے پہلی شرط خلیفہ کا
قریشی ہونا اشاعرہ اسکو شرط ٹھہراتے
ہین - خارجی اور بعض معتزلی اس سے
انکاری ہین - ہماری دلیل شرط ہونے پر
آنحضرت [illegible]
ہونے چاہئین - پھر اس قول آنحضرت
پر آنحضرت کے اصحاب نے عمل کیا ہے
جبکہ سقیفہ کے دن انصار نے امامت
مین جھگڑا کیا تھا تو حضرت ابوبکر نے اس
قول سے تمسک کیا جسکو سب نے تسلیم
کرلیا اور اسپر اتفاق کیا یہہ اتفاق
اثبات پر یقینی دلیل ہے کہ قریشی ہونا
شرط خلافت ہے جو لوگ اس شرط کو نہین
مانتے وہ یہ دلیل پیش کرتے ہین کہ آنحضرت

ونبطل ان ابابکر لا یجب عصمتہ اتفاقاً مع ثبوت امامتہ۔ (شرح مواقف صـ۷۳۲)	نے حکم دیا ہے کہ امیر یا حاکم کا حکم مانو اگرچہ وہ حبشی غلام ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی امام قریشی نہین بھی ہوتا

اسکے جواب مین ہم کہتے ہین یہ حدیث اس حاکم یا امیر کی نسبت ہے جسکو قریشی امام وقت نے کسی لشکر یا کسی جگہ کا امیر بنا دیا ہو اس حدیث کے یہی معنے کرنا چاہیے تا کہ اس حدیث مین اور اُن احادیث مین جو قریش کو امامت کے لئے مخصوص کرتے ہین تعارض نہو یا یون کہین کہ یہ فرضی طور پر مبالغۃً کیا گیا ہے اسلئے کہ حقیقۃً غلام بالاتفاق امام نہین ہوسکتا **دوسری شرط** اختلافی امام کا ہاشمی ہونا ہے اسکی [illegible] شرط [illegible] تیسری شرط [illegible] کہ [illegible] اصول و فروع کو وہ نقد جانتا ہو نہ صرف ملکہ رکھتا ہو۔ امامیہ نے **یہ چوتھی** بھی شرط کی ہے کہ امام صاحب معجزہ ہو جس سے اسکے دعوی کی تصدیق ہو۔ ان شروط کے ناجایز ہونے پر یہ دلیل ہے کہ ہم عنقریب صدیق اکبر کی خلافت بدلایل ثابت کرین گے جنمین یہہ شرطین پائی نہین گئین **پانچوین شرط** یہہ ہے کہ امام معصوم ہو یہ شرط امامیہ اور اسماعیلیہ نے لگائی ہے اور اسکا ابطال بھی اس سے ظاہر ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی امامت بدلایل ثابت ہے اور وہ معصوم نہ تھے ؎

شرح مقاصد مین بھی ان شروط و صفات امامت کو تسلیم کیا ہے اور اسپر

فان قیل لو وجب نصب الامام لزم اطباق الامۃ فی اکثر الاعصار علی ترک الواجب لانتفاء الامام المتصف بما یجب من الصفات سیما بعد انقضاء الدولۃ العباسیۃ ❊ ❊ ❊ واللازم منتف لان ترک الواجب معصیۃ وضلالۃ والامۃ لا تجتمع علی الضلالۃ قلنا انما یلزم الضلالۃ لو ترکوہ عن قدرۃ واختیار لا عجز واضطرار (شرح مقاصد)

یہ اعتراض وارد کیا ہے کہ ایسی صفات کا امام تو ایک مدت سے اجب سے کہ خلفاء عباسیہ کی خلافت تمام ہوئی ہے) مفقود ہو چکا ہے پھر اگر ایسے امام کا مقرر کرنا مسلمانوں پر واجب ہے تو امت محمدیہ کا تارک واجب اور گناہگار ہونا لازم آیا۔ پھر اسکا یہہ جواب [illegible] کہ گناہگار یا تارک واجب ہونا تب لازم آتا جبکہ وہ قدرت واختیار کے ساتھ امام مقرر نکرتے جب وہ ایسے امام کے مقرر کرنے سے عاجز و ناچار ہین تو وہ تارک واجب و گناہگار کیونکر ہو سکتے ہین ❊

اس زمانہ مین ایک عالم اہلحدیث ابو حفص محمد بن ابی احمد المدینی الحسینی نے ایک کتاب موسوم بحسن المساعی الی نصح الرعیۃ والراعی احکام امام ورعیت مین تالیف کی ہے جو بسنہ [illegible]ھ مطابق [illegible]۸۴ء بھوپال یا آگرہ مین طبع ہو کر شایع ہوئی ہے اسمین بھی اسی تفصیل سے شروط امامت کو بیان کیا اور دلایل قرآن حدیث سے ان کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔

ایسا ہی اور متکلمین و محدثین متقدمین و متاخرین نے ان شروط کو بیان کیا ہے اور عقلی و نقلی دلایل سے اسکا ثبوت دیا ہے - علی الخصوص قریشی ہونے امام کی شرط کہ اس کی ثبوت پر کتب حدیث مین بہت زور دیا گیا ہے - لہٰذا ہم بھی اسکی تائید مین چند احادیث و اقوال محدثین کو نقل کرنا مناسب سمجھتے ہین - آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ نے آپ سے نقل کیا

(۱) الایمة من قریش (امام احمد طبرانی ابو یعلی)

(۲) الملک فی قریش (ترمذی)

(۳) الخلافة فی قریش [illegible]

(۴) الامراء من قریش ابرارها امراء ابرارها و فجارها امراء فجارها (البزار) (تاریخ الخلفاء شیخ جلال الدین سیوطی شافعی)

(۵) الناس تبع لقریش فی هذا الشان مسلمهم لمسلمهم و کافرهم لکافرهم (صحیح مسلم صفحہ ۱۱۹ جلد ۲)

(۶) لایزال هذا الامر فی قریش مابقی

ہے - (۱) امام (خلفا) قریش سے ہونگے یا ہونے چاہئین - اور (۲) آپ نے فرمایا ہے چنانچہ ابو ہریرہ نے نقل کیا ہے (۳) [illegible] کے لیے خلافت (چنانچہ عتبہ بن عبد [illegible] کی روایت مین آیا ہے) قریش کے لئے ہے اور (۴) آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ حضرت علی مرتضی نے روایت کیا ہے) امیر قریش سے ہین (یا ہونے چاہئین) نیکو کار نیکون کے لئے بدکار بدکارون کے لئے -

(۵) اور آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ ابو ہریرہ رض نے آپ سے نقل کیا ہے کہ لوگ اس

من الناس اثنان۔ (مسلم ۱۱۹ و بخاری ۱۰۰۵ واللفظ لمسلم)

(۷) ان ھذا الامر فی قریش لا یعادیھم احد الا کبہ اللہ علی وجہہ ما اقاموا الدین (بخاری ۱۰۵۵)۔

امر (خلافت) مین قریش کے تابع ہین۔ مسلمان مسلمانون کے کافر کافرون کے (۷) اور آپ نے فرمایا ہے چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے نقل کیا ہے یہ امر (خلافت) ہمیشہ قریش کے لئے رہے گا (یعنے) وہی اسکے مستحق ہون گے جبتک کہ دو آدمی بھی دنیا مین رہین ؛

(۷) اور آپ نے فرمایا ہے (چنانچہ امیر معاویہ نے آپ سے نقل کیا ہے) یہہ امر (خلافت) قریش مین [illegible] جو کوئی ان سے دشمنی [illegible] اللہ [illegible] موہنہ کے بل ڈالے گا جب تک کہ وہ دین کو قایم رکھین گے۔

صحیح مسلم کی شرح مین امام نووی نے فرمایا ہے یہہ حدیثین اور جو انکی مثل ہین اسبات پر دلیل ہے کہ خلافت قریش سے مخصوص ہے بجز قریش کسی کے لئے عقد خلافت جائز نہین ہے اسپر صحابہ کے زمانہ مین اور ان کے

ھذہ الاحادیث واشباھھا دلیل ظاھر ان الخلافۃ مختصۃ لقریش لا یجوز عقدھا لاحد من غیرھم وعلی ھذا انعقد الاجماع فی زمن الصحابۃ و وکذلک بعدھم ومن خالف فیہ من

بعد اجماع ہوچکا ہے اور جسنے اہل بدعت (خوارج ومعتزلہ) سے اسمین اختلاف کیا ہے وہ باجماع صحابہ و تابعین احادیث صحیحہ سے مغلوب ہے قاضی عیاض نے فرمایا ہے کہ امام کے قریشی

اهل البدع او عرض بخلاف من غيرهم
فهو محجوج باجماع الصحابة والتابعين
فمن بعدهم بالاحاديث الصحيحة
قال القاضي اشتراط كونه قرشيا هو
مذهب العلماء كافة قال وقد احتج به
ابوبكر وعمر على الانصار يوم السقيفه
فلم ينكره احد قال القاضي وقد
عدها العلماء في مسايل الاجماع ولم
ينقل عن احد من السلف فيها قول
ولا فعل يخالف ما ذكرنا وكذلك من
بعدهم في جميع الاعصار قال ولا
اعتداد بقول النظام ومن وافقه من
الخوارج واهل البدع انه يجوز كونه من
غير قريش ولا بسخافة ضرار بن عمرو
في قوله ان غير القرشي من النبط وغيرهم
يقدم على القرشي لهوان خلعه ان
عرض منه امر وهذا الذي قاله من

ہونے کی شرط تمام علمار کا مذہب ہے
اس سے ابوبکر صدیق نے سقیفہ کے
دن استدلال کیا تو کسی نے اسکو رد
نہین کیا قاضی عیاض نے فرمایا ہے
کہ اس مسئلہ کو علمار نے اجماعی مسایل
سے شمار کیا ہے اور سلف و خلف سے
اسکا مخالف کوئی قول یا فعل منقول
نہین ہوا۔ اور فرمایا ہے کہ نظام
معتزلی اور اسکے ہم مذہب خارجیون
اور بدعتیون کے اس قول کا کہ وہ غیر قریش
بھی امام ہو سکتا ہے" کچھ اعتبار نہین
ہے۔ اور نہ ضرار بن عمرو کی اس حماقت کا
اعتبار ہے جو اسکے اس قول مین پائی
جاتی ہے کہ غیر قریش (نبطی وغیرہ)
امام ہو تو وہ قریش سے مقدم ہے۔
کیونکہ اسکو خلافت سے برطرف کرنا
آسان ہوتا ہے جب اس سے کوئی امر

باطل القول وزخرفه مع ماھو علیه من مخالفة اجماع المسلمین۔ واللہ اعلم (شرح مسلم نووی صـ۱۱۹ جلد ۲)

موجب برطرفی سرزد ہوا اسکا یہہ قول باطل ہے اور ملمع اور تمام مسلمانون کے برخلاف ہے"۔

عمدۃ القاری اور فتح الباری شروح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہ امام قرطبی نے

قال القرطبی ھذ الحدیث خبر عن المشروعیه ای لا ینعقد الامامة الکبری الا لقریش مہما وجد منھم احدٌ فکانه جنح الی انه خبر بمعنی الامر (عینی و فتح الباری)

فرمایا ہے کہ آنحضرت صلعم کا یہہ قول کہ خلافت قریش مین رہیگی خلافت کے حکم شرعی کا بیان ہے کہ بجز قریش خلافت کسی کے لئے صحیح نہوگی جب تک کہ کوئی ایک ان مین سے موجود رہے گا۔

ان کے اس قول سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس خبر کے بمعنے امر ہونیکیطرف مایل ہوئے ہین"۔

اس تفصیل سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ امام جسکو اس حدیث مین شرط جہاد یا سپر ٹہرایا گیا ہے کسکو کہتے ہین اور اس مین کن کن شرایط و اوصاف کا ہونا ضروری ہے۔ اور اسکے ساتھ ہی یہہ بھی معلوم ہوگا کہ ایسا امام آجکل کیا ایک مدت سے روی زمین سے مفقود ہے اور آیندہ بھی بنظر ظاہر اسباب و حالات اسکا موجود ہونا مشکل نظر آتا ہے گو خداوند کریم کی قدرت مین سب کچھ ہے۔

۱۹۷

مسلمانون کے بحالت ناچاری بلا امام رہنے اور معہذا گناہ گار یا ناقص الایمان نہونے پر دلیل یہ حدیث ہے جو امام بخاری نے اپنی کتاب مین اس عنوان کہ "جب مسلمانون کی کوئی جماعت نہ ہے" کے باب مین حذیفہ سے نقل کی ہے کہ انہون نے فرمایا۔ لوگ آنحضرت صلعم سے بھلائی کا حال پوچھتے تھے مین آپ سے برائی کا حال پوچھتا رہتا اس ڈر کے مارے کر وہ برائی مجھے نہ آلگے مینے پوچھا یا رسول اللہ ہم ایک زمانہ جاہلیت (کفر) اور برائی مین تھے پھر خدا لائے یہہ خیر (اسلام) لایا اس خیر کے بعد بھی برائی آنے والی ہے؟ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہان۔ مینے عرض کیا اس برائی کے بعد بھی خیر آئیگی آپ نے فرمایا ہان پر اسمین دہندلا پن ہوگا۔ مینے عرض کیا وہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا ایسی قوم پیدا ہوگی جو میری راہ کے بغیر اور راہ چلے گی۔ ان مین تم

باب کیف الامر اذا لم تکن جماعة۔ حدثنا محمد بن المثنی قال حدثنا الولید بن مسلم قال حدثنا ابن جابر قال حدثنی بسر بن عبد الله الحضرمی انه سمع حذیفة بن الیمان یقول کان الناس یسئلون رسول الله صلے الله علیه وآله وسلم عن الخیر وکنت اسئله عن الشر مخافة ان یدرکنی فقلت یا رسول الله صلعم انا کنا فی جاهلیة وشر فجاءنا الله بهذا الخیر فهل بعد هذا الخیر من شر قال نعم قلت وهل بعد ذلك الشر من خیر قال نعم وفیه دخن قلت وما دخنه

قال قوم یہدون بغیر ھدیی تعرف
منہم وتنکر قال قلت فہل بعد ذالك
الخیر من شر قال نعم دعاة علے
ابواب جہنم من اجابہم الیہا قذفوه
فیہا قلت یا رسول اللہ صفہم لنا قال
ھم من جلدتنا ویتکلمون بالسنتنا
قلت فما تامرنی ان ادرکنی ذلك قال
تلزم جماعة المسلمین وامامہم قلت فان
لم یکن لہم جماعة ولا امام قال فاعتزل
تلك الفرق کلہا ولو ان تعض باصل
شجرة حتی یدرکك الموت وانت
علے ذالك - (صحیح بخاری ص ۱۰۴۹
صحیح مسلم ص ۱۲۷ جلد ۲ وغیرہ)

اچھی باتین بھی پاؤگے بُری بھی یعنی
عرض کیا اس خیر کے بعد بھی برائی
ہوگی آپ نے فرمایا ہان دوزخ کے
دروازہ پر بُلانے والے لوگ ہونگے
جنے ان کا کہنا مانا اسکو وہ جہنم مین
پھینک دینگے - مینے عرض کیا یارسول
اللہ آپ ان کا کچھ حال بیان فرماوین
آپ نے فرمایا وہ ہم مین سے ہونگے
اور ہماری ہی بولی بولین گے (یعنے
کلمہ الاسلام کہین گے) مینے عرض
کیا یارسول اللہ آپ کیا حکم دیتے ہین
اگر مجھ پر وہ دن آئے آپ نے فرمایا
تم مسلمانون کی جماعت اور امام کی ساتھ
ہو جاؤ - مینے عرض کیا یارسول اللہ اگر کوئی جماعت اور امام نہو تو آپ نے
فرمایا کہ پھر سب فرقون سے کنارہ ہو جائیو اگرچہ درخت کی جڑ دانت سے
کاٹے (یعنے کھانے کے لیے بجز درخت کچھ نہ ملے) اسی پر رہیو یہانتک کہ
تجھے موت آپہنچے +

193

مسئلہ ہفتم و نہم و دہم کے نتائج

(۱) اکثر اوقات جو بعض ناواقف مسلمان بلا جمعیت و سامان سو پچاس بلکہ دس بیس بلکہ دو چار آدمی ملکر اپنے سے دہ چند مخالفین مذہب پر حملہ کرتے ہین - اور اپنی کمی اور بے سامانی کے سبب شکست کھا کر پس پا ہوتے ہین اور بعض اسی مین مارے جاتے ہین ان کا یہ فعل جہاد نہین ہے سراسر فساد ہے خواہ اس مین باقی شروط جہاد موجود بھی ہون اور کوئی مانع منجملہ موانع مذکورہ سابق متحقق نہو*

بعض سرحدی جاہلان ناواقف از احکام اسلام و قرآن تنہا یا ایک سیر آٹا یا ستو باندھ کر غازی یا شہید ہونے کی نیت سے چل پڑتے ہین اور کسی کیمپ یا چھاونی انگریزی مین پہنچکر کسی افسر یا فوجی ملازم کو مار ڈالتے ہین پھر اسکی سزا مین پھانسی پاتے ہین یہ اور بھی فساد و بغاوت اور عناد ہے - ایسی صورتون سے اپنی جان کو ہلاک کرنا حرام موت مرنا ہے - اور بہشت کی خوشیون سے محروم رہنا - اور ایسے فسادون کو جہاد سمجھنا اور اسمین شہادت کی ہوس کرنا سراسر جہالت و حماقت ہے -

(۲) شرعی جہاد تب ہی مفقود ہے جب سے شرعی امامت و خلافت دنیا سے مفقود ہوئی ہے - بنا بریں علیہ پچھلے سلاطین اسلام (جو قرشی نہ تھے اور نہ دوسری

شرائط و اوصاف امامت ان مین پاے جاتے تھے) کی لڑائیون کو جو بنام

نہاد جہاد انہون نے کین ہین شرعی جہاد نہین کہا جا سکتا +

یہ نتیجہ فقہاء و محدثین متقدمین و متاخرین مین مسلم ہے - گو اس کی دلیل

انہون نے یہ بیان کی ہے کہ ان کی غرض اس جہاد سے وہ نہ تھی جو شرعی

جہاد سے غرض ہے - (دیکھو تاریخ عجایب المقدور تاریخ الخلفا - رسالہ منصب امامت

مولوی محمد اسمعیل مرحوم دہلوی اور بدر طالع قاضی محمد بن علی شوکانی وغیرہ تصانیف

متقدمین و متاخرین) -

ان دو نتیجون سے ایک اور نتیجہ پیدا ہوتا ہے کہ اس زمانہ مین

شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے - کیونکہ اسوقت نہ کوئی مسلمانون کا امام

موصوف بصفاف و شرایط امامت موجود ہے اور نہ ان کو ایسی شوکت و

جمعیت حاصل ہے جس سے وہ اپنے مخالفون پر فتحیاب ہونے کی امید

کر سکین +

ہم جب کبھی بعض اخبارات مین یہ خبر دیکھتے ہین کہ سلطنت روم یا ریاست افغانستان

وغیرہ بلاد اسلام سے جہاد کا اشتہار دیا گیا ہے تو ہمکو سخت تعجب ہوتا ہے اور

اس خبر کا یقین نہین آتا - اور یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسوقت روے زمین پر

امام کہان ہین جسکی پناہ مین اور اسکے امر و اجازت سے مسلمان جہاد کر سکین

اور ایسی جمعیت و شوکت کسکو میسر ہے جس سے وہ اپنے دشمنون اور مخالفون پر

فتحیاب ہونے کی امید رکھین -

(۳۳) مسلمانون کی موجودہ حالت کہ انمین نہ کوئی امام ہے اور نہ جمیعت و سامان جہاد انکو حاصل و میسر ہے" بالکل قابل اطمینان ہے علے الخصوص حالت مسلمانان ہند (جنکو موجودہ سلطنت کے ظل حمایت مین مذہبی آزادی پوری حاصل ہے) اور بھی طمانیت بخش ہے اس حالت پر نہ مسلمانون کو اپنے دین کے نقصان یا گناہ کا خوف کرنا چاہئے اور نہ ان کے حاکم وقت برٹش گورنمنٹ کو ان کی طرف سے یہ خوف رکھنا چاہئے کہ وہ اپنی اس حالت کو نقصان و گناہ کی حالت سمجھکر اس حالت کو بدلانے اور اپنے لئے کوئی امام یا سامان جہاد بہم پہنچانے مین سعی کرین گے - اور کبھی نہ کبھی گورنمنٹ کے مخالف ہو جائینگے - یہ خوف فریقین کا اسوقت بجا تھا جبکہ جہاد اسلام کا اصلی فرض ہوتا اور تقرر امام کے سوا مسلمانون کا اسلام صحیح یا کامل نہوتا ٭

اور جبکہ ان باتون کی اس رسالہ مین اول و اخری مسئلہ مین بخوبی نفی ہو چکی ہے تو اس خوف کا مسلمانون یا گورنمنٹ کو کونسا موقع و محل ہے -

یہ مسئلہ جہاد کے متعلق اسلام و اہل اسلام کے علمی خیالات ہین - رہی ان کے عملی حالات اور تاریخی واقعات کہ پیغمبر اسلام علیہ السلام اور ان کے پیروان کرام کا عمل ان خیالات کے مطابق کیونکر رہا ہے - اور ان کی لڑائیون اور چڑہائیون مین ان شروط و مسایل کا تحقق کیونکر ہوا ہے اسکی تفصیل ہم اس

رسالہ کے دوسرے حصہ مین کرینگے ۔ اگر توفیق الٰہی رفیق ہوئی +

ان مسایل عشرہ سے جو اس حصہ مین بیان ہوئی ہین ہماری وہ دو غرضین جنکو ہم شروع رسالہ مین بیان کرچکے ہین بخوبی حاصل ہونگے ۔

ناواقف مسلمانون کو ان مسایل کے پڑھنے سے یہ علم ہوگا کہ جہاد کی بنا صرف مذہبی مخالفت پر نہین ہے اور ہر ایک مخالف مذہب سے بلاتحقیق شروط جہاد جائز نہین ۔ علی الخصوص ان مخالفین مذہب سے جنکے ظل حمایت مین مسلمان رہین یا ان کے ساتھ ملکر با امن عمر بسر کرین +

اور اقوام غیر کو اگر وہ اس رسالہ کو انصاف سے پڑہین یہ یقین ہوگا کہ صرف مخالفت مذہبی سے مخالفین مذہب سے لڑنا اور انکو زبردستی مسلمان بنانا و بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور سلطنتِ مخالف مذہب کی اطاعت سے خارج ہوجانا اور سلطنت غیر مذہب کے زیر سایہ رہکر اسکی بغاوت کا خیال دلمین لانا وغیرہ وغیرہ اسلام و سچے پیروان اسلام کا کام نہین ہے ۔

ہم علماء مذاہب غیر سے جو اسلام کی نسبت ایسے خیالات ظاہر فرماچکے ہین بکمال ادب و اخلاص درخواست کرتے ہین کہ وہ اس حصہ رسالہ کو غور و انصاف سے ملاحظہ فرماوین پھر اگر اسکو حق و راستی پر مبنی پاوین تو اسکی تصدیق و تسلیم سے ہمکو اپنا ممنون بناوین اور اگر اسمین کوئی غلطی پاوین تو ہمکو اسپر آگاہ کرین فقط

ختم شد

اپریل فول و اہلحدیث

اور

اہلحدیث کے لیے تجویز ترقی قومی کی تجدید

اپریل فول کی مرض (جسکی تشریح اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ جلد ۸ مین بصفحہ ۳۶ ہو چکی ہے) اور لوگ تو مبتلا تھے ہی - ہمارے علمی بھائی اہلحدیث بھی اس طاعون سے بچ نہ سکی اور وہ باوجود دعوے ترک تقلید ائمہ دین نصاری یورپ اور انکی ایشیائی مقلدین کی مقلد بن گئی -

گذشتہ سال مین ہمنے عام مسلمان اڈیٹرون کو (جو تقلید کے خوگر تھے) اس رسم بد سے ہٹایا تو انکو تقلید کی عادت اور مسائل دین سے عدم وقفیت نے اس رسم سے ہٹنے نہ دیا - اور اس سال بھی اونہونے پہلے سالون کیطرح غیبی گولی اور ہوائی تیر چلائے [illegible] افسوس ہمارے علمی بھائی اہلحدیث بھی امسال انکے مقلد بن گئے - اور اپنے مسلی اصول مذہب ترکِ تقلید کے تارک ہوئے اور زیادہ تر افسوس اس امر پر ہے - کہ انہون نے اس ہنسی کھیل کو مذہب مین دخل دیا - اور ایک اسلامی مذہب حنفی کو جو اصول اور اکثر فروع مین مذہب اہلحدیث سے موافق* ہے - اور مین اس مین اختلاف ہے تو صرف بعض فروعات مین ہے اس کھیل مین نشانہ بنایا - اور آیہ

ولئن سالتہم لیقولن انما کنا نخوض ونلعب قل اباللہ وآیاتہ ورسولہ کنتم تستہزءون - (سورۃ توبہ ع ۸)

منقولہ حاشیہ کا مورد و مصداق بنا کر دکھا دیا -

* اور اگر کوئی صاحب طرف تفرقہ حنفی مذہب کی بعض بے اصل یا مخالف نص مسائل کو پیش کر کے اس مذہب کا مذہب اہلحدیث یا قرآن و حدیث کی مخالف ہونا و بنا علیہ اس مذہب کے ہنسی و توہین کا آیۃ منقولہ حاشیہ کا مورد و مصداق ہونا ثابت کرنا چاہین گے - تو ہم ایک کی مقابلہ

ایک صاحب اپنی اخبار مین لکھتے ہین - کہ گذشتہ سال ہین مکہ مکرمہ مین حنفیہ کو حج کرنے سے ایک زبردست موحد ترکی شریف نے روک دیا - وہی حنفی حج کرنے پایا جس نے حنفی مذہب سے تائب ہوکر - الحدیث ہونے کا اقرار کیا - جس نے حنفی ہونے کا اقرار کیا - اوسپر بالش پڑنے لگی - ہزارون حنفی بموجب مذہب شیعہ تقیہ کرکے اہل حدیث بنے" اسی قسم کی اور باتین اس اخبار مین درج ہین - جن مین الحدیث کے لیے خلاف واقعہ بشارت اور حنفیہ کی مذمت واہانت پائی جاتی ہے -

خاکسار ناصح القوم راقم مضمون مذکور کی خدمت مین بادب یہہ سوال پیش کرتا ہے کہ کیا خبرین واقع اور نفس الامر کے مخالف نہین ہین - اور انکی اشاعت سے آیات واحادیث جو ذیل مین منقول ہین - مانع نہین ہین - سورہ حج مین ارشاد ہی جہوٹی [illegible]

> واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به [illegible]
>
> (الحج ع ۴)

[illegible] بلکہ - اس آیت مین خدا نے جہوٹ کو ایسا گناہ قرار دیا ہے - کہ اس کو شرک کے ساتھہ ملا دیا ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مطلب کو ان الفاظ سے ادا فرمایا ہے کہ جہوٹی شہادت کو شرک کے برابر کیا گیا ہے - پہر اس کی تایید مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کو پڑہا -

> قال رسول الله صلعم عدلت شهادة الزور بالاشراك بالله ثلاث مرات ثم قرا فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به
>
> (ابوداؤد صفحہ ۱۵۰)

مین کم سے کم سو مسئلہ حنفی مذہب کا ایسا پیش کرین گے جو مذہب اہل حدیث کے موافق اور آیات قرآن واحادیث کے مطابق ہے - جس سے ان کو مجبوراً تسلیم کرنا پڑے گا کہ عموماً ومطلقاً مذہب حنفی کی ہجو آیات اللہ کی ہجو ہے - اور آیت منقولہ حاشیہ کے مورد ومصداق -

۱۹۸

ولا تقف ما لیس لک بہ علم ان السمع و البصر و الفؤاد کل اولئک کان عنہ مسئولا (بنی اسرائیل ع ۴)

سورہ بنی اسرائیل میں ارشاد ہی۔ تو اس امر کے پیچھے نہ لگ (یعنی اس میں کچھ نہ کہہ) جسکا تجھے علم نہ ہو۔ بیشک کان آنکھ دل سبھی سے سوال ہوگا

قال رسول اللہ صلعم ان الکذب یہدی الی الفجور وان الفجور یہدی الی النار وما یزال الرجل یکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند اللہ کذابا (مشکوۃ صفحہ ۴۰۴)

آنحضرت نے فرمایا۔ جھوٹ گناہ کی راہ بتاتا ہے اور گناہ جہنم کی راہ انسان جھوٹ بولتا رہتا ہے۔ یہانتک کہ وہ خدا کے ہان بڑا جھوٹا لکھا جاتا ہے۔

قال رسول اللہ صلعم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منہن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعہا اذا اؤتمن خان واذا حدث کذب (مشکوۃ صفحہ ۱۷)

آنحضرت نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہین جس شخص میں ہون وہ منافق کہلاتا ہے ان میں سے ایک یہ کہ بات کرے تو جھوٹ بولے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے پوچھا کیا مومن بزدل ہوتا ہے۔ آپ

قیل لرسول اللہ صلعم ایکون المومن جبانا قال نعم فقیل لہ ایکون المومن بخیلا قال نعم فقیل لہ ایکون المومن کذابا قال لا رواہ مالک (مشکوۃ صفحہ ۴۰۶)

نے فرمایا ہان۔ پھر اس نے سوال کیا کہ وہ بخیل ہوتا ہے۔ آپنے فرمایا ہان پھر اس نے عرض کیا کیا وہ جھوٹا ہوتا ہے۔ آپنے فرمایا جھوٹا نہیں ہوتا۔

قال رسول اللہ صلعم یطبع المومن علی الخلال کلہا الا الخیانۃ والکذب رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان (مشکوۃ صفحہ ۴۰۶)

ایک حدیث میں اس مطلب کو یون آنحضرت نے ادا فرمایا ہے کہ مومن میں اور سبھی خصلتیں ہوتی ہین پر جھوٹ اور خیانت نہیں ہوتی

سمعت رسول اللہ صلعم یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم ویل لہ ویل لہ

اور آنحضرت نے فرمایا اس شخص کے لیے ویل (عذاب جہنم) ہے جو جھوٹ بولکر لوگون کو ہنسائے

(ابوداود صفحہ ۳۳۵)

یہ لفظ "ویل" آنحضرتؐ نے دو دفعہ فرمایا

ایک حدیث طویل مین ذکر ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین ایک شخص کا

فاذا رجل جالس ورجل قائم بیدہ کلوب من حدید یدخلہ فی شدقہ فیشقہ حتی یبلغ قفاہ ثم یفعل بشدقہ الاخر مثل ذلک ویلتئم شدقہ ھذا فیعود فیصنع مثلہ قُلتُ مَا ھذا قالا انطلق + + + اما الرجل الذی رایتہ یشق شدقہ فکذاب یحدث بالکذبۃ فتحمل عنہ حتی تبلغ الآفاق فیصنع بہ ما تری الی یوم القیمۃ (مشکوۃ صفحہ ۳۹۶)

حال عذاب دکہایا گیا۔ کہ وہ بیٹھا ہے۔ اور اس کے سر پر ایک شخص لوہے کا آنکڑا لئے کھڑا ہے۔ وہ اس آنکڑے کو اس کی باچہہ میں ڈالکر گدی تک چیرتا ہے پہر ویسا ہی دوسری باچہہ گدی تک چیرتا ہے اتنے مین پہلی باچہہ کا زخم ملجاتا ہے۔ تو پہر اسکو چیرتا ہے اتنے مین دوسری باچہہ کا زخم ملجاتا ہے۔ تو پہر اسے چیرتا ہے اور اسیطرح وہ کیے جاتا ہے۔

پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیل امین نے بتایا۔ کہ یہہ جہوٹ بولنے والا ہے جو جہوٹی بات بتاتا ہے۔ پہر وہ بات اس سے نقل کیجاتی ہے اور آفاق مین پہیلتی ہے۔ اور یہہ کہا۔ کہ اس شخص کو یہہ عذاب قیامت تک ہوتا رہیگا۔

اس قسم کی اور بہت سی آیات واحادیث ہین جو اہلحدیث پر مخفی نہین ہین **اس سوال کے جواب مین** اگر وہ صاحب اپنی **تقصیر کے معترف ہون** اور اس امر کا اعتراف کرین۔ کہ وہ خبرین جہوٹی ہین۔ اور آیات واحادیث مذکورہ بالا ان کی اشاعت سے مانع ہین۔ تو ان کی خدمت مین بادب یہ التماس ہے۔ کہ وہ ان اخبار کاذبہ کی کہلے طور پر تکذیب کرین۔ اور آیندہ اس رسم بد مین یوروپ اور ایشیای مقلدین یوروپ کے تقلید سے دست بردار ہوجائین اور اگر اپنے فعل کی **تصویب کرنے لگین** تو براہ مہربانی وہ ان خبرون کی تصحیح کرین اور یہہ بتلاوین

کہ یہ خبرین انکو کس معتبر ذریعہ سے وصول ہوئی ہین - اور مکہ مکرمہ مین کون موحد یا
عامل بالحدیث ترکی و معہذا شریف (جو مکہ معظمہ مین خاص سید کو کہا جاتا ہے)
حاکم ہوا تہا جس نے حنفیہ کو حنفی مذہب اختیار کرنے پر مارا اور اہل حدیث ہونے
کا اقرار کرایا یہہ نہو سکے اور باوجود دروغ ہونے ان خبرون کے انکی اشاعت کی
جواز کا دعوے ہو تو کسی دلیل (آیت یا حدیث) سے یہ ثابت کرین - کہ اپریل مہینہ مین
جہوٹ بولنے کی اجازت ہے - اور آیات و احادیث منقولہ بالا مین جو کذب کی ممانعت
اور اسپر وعید وارد ہے اس سے اپریل کا کذب مخصوص اور مستثنی ہے مگر ساتھ
اس کے یہ بہی خیال کرلین کہ اگر اُسی دلیل کی دست آویز کسی حنفی المذہب ایڈیٹر
نے آیندہ اپریل مین اہلحدیث کی نسبت اس قسم کی خبرین شائع کردین - مثلاً
یہ لکہدیا - کہ گورنمنٹ ہند نے جو استعمال لفظ وہابی کی ممانعت کا حکم نافذ فرمایا تہا
وہ اس [illegible] منسوخ کر دیا
ہے -" یا یہہ لکہدیا کہ اُب پہر اس گروہ کی نگرانی شروع ہوگئی ہے - یا یہہ لکہدیا ہے
کہ اُس گروہ کے فلان فلان اکابر کو مکہ مکرمہ مین ایسی سخت عقوبت ہوئی یا گورنمنٹ
انگلشیہ کیطرف سے پہانسی دینے یا کالی پانی بہجوانے کا حکم ہوا ہے" وعلی ہذا القیاس
تو پہر اس گروہ کی ہوا خواہون کو اس سے کسقدر رنج پہونچیگا اور اس کا تدارک ادن
سے کیا ہوسکے گا -

ہمارے علینی بہائی اہلحدیث اس امر کو پیش نظر رکہین گے - تو امید ہے
کہ اپنے فعل کی تصویب کے درپے نہ ہونگے - بلکہ باعتراف تقصیر ان خبرون کی خود
ہی تکذیب کرین گے - اور آیندہ کبہی اس رسم شنیع مین غیر مذہب یا ناواقف ابناء
زمانہ کی تقلید نہ کرینگے -

اس مقام مین ہم حنفی المذہب ہمعصرون کا دل سے شکریہ ادا کرتے ہین

که انهون نے اس موقع طوفان بے تمیزی پر اہل حدیث اور مذہب اہلحدیث کو اپیرل فول کا نشانه نه بنایا۔ اور نه اہلحدیث کی اخبار مین اپنے مذہب و اہلمذہب کی ہنسی و توہین دیکهکر ان کو جوش وطیش آیا۔ بلکه انهون نے صبر و استقلال سے کام لیا اور انتقام کا قصد نه کیا۔

ان کے اسی احسان کے شکریه مین ہمنے یه مضمون تحریر کیا ہے اور اپنے بهائیون کا تخطیه خود کر دیا۔

ہمارے عینی بهائیون اہلحدیث کو مناسب ہے۔ که آینده اس قسم کی تحریرات سے (اپیریل مین ہون خواه خارج از اپریل) قلم کو روکین۔ اور اپنے علاتی اخوان مقلدین کے حق مین کبهی کوئی بلفظ رنج خیز توہین آمیز قلم سے نه نکالین۔ اور یه جان لین که وه اپنی قومی ترقی (جبل مین مذہبی ترقی بهی شامل ہے) کی گاڑی کو ایک قدم نہین چلا سکین گے جب تک که وه اپنے ہمعصر و ہم دیار و ہم ملت اخوان اہل اسلام کو اپنا دوست اور کم سے کم غیر مزاحم نه بنالین گے۔

ہمنے تسلیم کیا که موجوده گورنمنٹ کیطرف سے سب اہل مذہب کو ازادی حاصل ہی۔ اور خاص کر فرقه اہلحدیث کو از سر نو آزادی حاصل ہوئی ہے۔ مگر جب تک مختلف فرقہاے رعایا کو اپنے ہم عصر و ہم دیار فرقون کی طرف سے عدم مزاحمت و ترک تعرض حاصل نه ہو۔ صرف گورنمنٹ کی عطا کی ہوئی ازادی انکی ترقی قومی کے لیے کافی نہین ہوسکتی۔

گورنمنٹ کی عطیه آزادی کا نتیجه صرف یه ہے۔ که گورنمنٹ اور عہده داران گورنمنٹ کیطرف سے ان کے دینی اور دنیاوی کامون مین مداخلت نه ہو اس سے یه نتیجه ہرگز نہین نکلتا۔ که ایک فرقه دوسرے کا مزاحم نه ہو۔ اور اس کے دینی اور دنیاوی کامون مین خلل اندازی نه کرے یا ان عدالت مین جالے۔ اور مہینون ملکه برسون وقت

198

اور مشتعل ہوکر کے شور اور غل مچانے سے یہ مزاحمت دور ہو تو ہو۔ سو بھی اسی صورت میں کہ فریق مزاحم زر میں کثرت اشخاص و معاونین میں فریق ثانی سے کم ہو۔ ورنہ عدالت میں جانے اور شور و غل مچانے سے وہ مزاحمت اور بڑہ جاتی ہے۔ اور گورنمنٹ کی دی ہوئی آزادی کسی کام نہیں آتی اس دعوے کے ثبوت میں اگر ہم دوسرے اہل مذاہب کی باہمی مزاحمتون کو پیش کرین۔ تو ہماری مخاطبین اہلحدیث کو تاثیر و تسکین نہ ہوگی۔ لہذا چند واقعات ایسے نقل کرتے ہین۔ جن مین اہل حدیث کے حق مین دوسرے اسلامی فرقون کی مزاحمتین پائی جاتی ہین اور وہ ان کی قومی ترقی کی سد راہ ہو رہے ہین باوجودیکہ گورنمنٹ کی طرف سے انکو پوری ازادی حاصل ہے۔

یہہ لوگ عام مسلمانون کی مسجدون مین اپنے طور پر نماز پڑہنے سے عموماً روکے جاتے ہیں بلکہ بعض مواضع مین بعض اشخاص مار پیٹ بھی کہاتے ہین۔

ان کے درس اور وعظ کی مجالس بھی مزاحمت غیر سے خالی نہین ہوئین۔ جہان اہلحدیث کا وعظ ہوا۔ وہان دنگہ و فساد شروع ہوا۔ اینٹین پڑنے لگین۔ اور گالی گلوج کی آوازین کانون مین آئین۔ و معہذا انپر تہمتین قائم کی گئین اور آخر نوبت بعدالت پہونچی۔ تو وہان سے بھی اہلحدیث کو شکست ہوئی۔

کسی محلہ یا کوچہ مین کسی اہلحدیث کا قیام ہوا تو عام اہل محلہ مین کہل بلی پڑ گئی۔ اور وہ اس امر کے درپے ہوئے کہ اس واعظ یا مدرس کو محلہ سے نکالین یا اس کے پاس آنے والون کی خبر لین۔

انکے مدرسے اور سوسائٹیان بھی مزاحمت غیر سے خالی نہین۔ جہان اہلحدیث کا دنیاوی یا دینی علوم کا مدرسہ قائم ہوا یا کسی کمیٹی کا انعقاد ہوا۔ وہان چندہ دینے والون اور ممبرون کو بہکانا شروع ہوا۔ اور بس چلا تو سرکار کو اس مدرسہ اور سوسائٹی کیطرف سے بدظن کیا۔ اور یہہ کہدیا کہ اس مدرسہ اور سوسائٹی کا اجرار

وقیام گورمنٹ کی مخالفت کی غرض سے ہے۔

ان واقعات کے تمثیلات ہمارے ناظرین اہل حدیث وغیرہ پر مخفی نہین ہین۔ پر ہم اپنی بعض خواب غفلت وخود پسندی مین سونیوالے بہائیون کے بیدار کرنے کے لیے چند تمثیلات اجمالی کا ذکر مناسب سمجہتے ہین۔

امرتسر پنجاب مین بارہا مسجدون مین تکرار ہوئے۔ اور نوبت بعدالت پہونچی آخر اہلحدیث پر ایک مقدمہ احراق قرآن قائم کرکے ان کو سزاے قید دلوائی گئی۔

لاہور مین اہلحدیث واعظون کے وعظون مین بارہا پتہر پہینکے گئے۔ اہلحدیث کے مدرسہ اسلامیہ پر سخت حملے ہوئے جن کے سبب آخر وہ ٹوٹ گیا اور انجمن منتظم مدرسہ کا بہی خاتمہ ہوا۔

لودہیانہ مین ایک جلسہ وعظ اہلحدیث مین سخت مار پیٹ ہوئی اور آخر نوبت بعدالت پہونچی اور فریقین کے چند اشخاص کو جیلخانہ دیکہنا پڑا۔

آرہ ضلع شاہ آباد کا مقدمہ کشت وخون بہی کچہ کم لائق ذکر وموجب عبرت وفکر نہین ہے۔ جسکا ذکر اشاعۃ السنۃ نمبر (۱۰) جلد (۳) کی ضمیمہ مین ہوچکا ہے۔

دہلی مین ایک مسجد معروف مسجد موچیان والی کی بابت کئی سال عدالت مین مقدمہ رہا۔ اسمین گو فتح اہلحدیث کے ہاتہ آئی۔ مگر چونکہ گہر دولٹوا کر ہاتہ آئی لہذا وہ فتح شکست کے بہاؤ پڑی۔

آمین بالجہر پر جابجا وہ مزاحمت ہوتی ہی۔ کہ اس کی نظیر مسلمانون کے کسی فرقہ مین کسی فعل پر پائی نہین جاتی۔

پنجاب وہندوستان کے کسی شہر مین حنفیون کی مسجدون مین غالبًا کوئی اہلحدیث آمین بالجہر کرنے نہین پاتا۔ جو کر بیٹھے وہ مار کہاتا ہے۔ اور آخر فریقین کا عدالت کیطرف رجوع ہوتا ہے اسوقت چند مقدمات میرٹہہ بنارس وغیرہ کے عدالت مین

پیش ہین - جن سے ہمارے بیان کی خوب تصدیق ہوتی ہے -

ان واقعات وتمثیلات کو نظر عبرت سے پڑہکر امید ہے ہمارے عینی بہائی اہلحدیث کو یقین ہوگا - کہ صرف گورنمنٹ کیطرف سے آزادی قومی ترقی کے لیے کافی نہین ہمعصر وہم وطن علے الخصوص ہم مذہب اقوام کیطرف سے عدم مزاحمت بہی ترقی کے لئے بڑی ضروری شرط ہے لہذا اگر وہ اہلحدیث کے ریفارمرون علماء و ایڈیٹرون کا - جو قومی ترقی کے متصدی و مدعی ہین یہ فرض ہے کہ وہ اپنی ہمعصر وہم ملک وہم ملت علاتی برادران اہل تقلید کو اپنا دوست بنا دین - اور کم سے کم یہہ کہ اپنی قومی ترقی سے انکی مزاحمت کو ہٹا دین یا گہٹا دین - جو بدون التزام واختیار رفق وملاطفت و ترک تخاطب بکلمات توہین آمیز و رنج خیز ناممکن ہے -

ہمارے اور ہر ایک محقق کے خیال مین اس مزاحمت کی وجہ حنفیہ اور اہلحدیث کی [illegible] شیعہ وغیرہ سے حنفیہ کو اصول و فروع دونو مین مخالفت ہے ان سے ان کی مزاحمت بڑہکر ہوحالانکہ وہ مزاحمت اب بالکل نہین ہے کہین ہے تو اس مزاحمت کا جو اہل حدیث سے ہے عشر عشیر ہے - شیعہ حنفیون کی مسجد مین کہلے ہاتہون نماز پڑہتے ہین - بجاے غسل پاؤن پر مسح کرتے ہین - پہر وہ ان کے مزاحم نہین ہوتے - شیعہ سنیون کے قرب وجوار مین تعزیہ بناتے مرثیہ پڑہتے پڑہاتے ہین - سنی انکے درپے آزار نہین ہوتے -

بلکہ اس مزاحمت کی وجہ یہہ ہے - کہ حنفیہ کے تخاطب مین اہلحدیث سے رفق وملاطفت پر عمل نہین ہوتا - جواب ترکی بترکی دیا جاتا ہے - اور کہین کچہہ زیادہ بہی کہا جاتا ہے - جو باہمی رنج وعناد و مزاحمت و فساد کا سبب ہوگیا ہے -

یہی وجہ ہے کہ جون جون باہمی سخت کلامی بڑہتی جاتی ہے اس مزاحمت کو ترقی ہوتی ہے -

نوٹ

اسوقت پرچہ نصرت السنہ بابت ماہ ربیع الاول ... کو ہمنے بڑی افسوس کے ساتہہ ... ہے جس مین یہ خبر درج ہے کہ ... نصرۃ السنۃ کو جو گروہ اہلحدیث ... ہین انکو دعلاتی بہائیون حنفیہ ... نے عین مختار خانہ کچہری ... پر زد وکوب کرکے خوب آلود ... کیا - ہمیں انتہا ہے ایڈیٹر صاحب ... عدالت مجسٹریٹ مین ... مستغیث ہے تاریخ مقدمہ ... ۱۳۱۲ مقرر ہے -

چند مقدمات اور بہی اس رسالہ ... مذکور ہین جنمین فریق حنفیہ کی ... کے اہلحدیث حق مین مزاحمتین پائی گئی ہین ... ہمارے عینی بہائی اہلحدیث اب بہی ہماری نصیحت کو مانین اور ان مزاحمتون کے دور کرنے مین ہماری تجویز وہدایت کے مطابق کوشش کرین - عدالتون مین وہ فتحیاب بہی ہوے تو یہ مزاحمت دور نہوگی بلکہ یوماً فیوماً ترقی کریگی آنحضرت صلعم ارشاد ہے ان اللہ یعطی علی الرفق مالا یعطی علی العنف یعنے خدا تعالے جو نرمی پر عنایت فرماتا ہے سختی پر نہین دیتا -

اسوقت سے دس برس پیشتر وہ مزاحمت نہ تہی جیساکہ ہے - اور دس برس سے پہلے وہ نہ تہی جو دس برس سے بعد ہوئی -

اوائل مین ملک ہندوستان مین مولوی بشیر الدین و مولوی فضل رسول کے مناظرات و مخاصمانہ تحریرات جاری رہے جنمین مذہب واکابر مذہب مخاطب سے تعرض نہوتا تہا تو ان مناظرات سے موجودہ مزاحمت کا سوان حصہ بہی ظاہر ہوا تہا - پھر تنویر الحق و معیار الحق کا مقابلہ اسی طرز و اصول پر ہوا تب بہی امن رہا - چند سال سے گروہ اہل حدیث کیطرف سے طعن آمیز درنج خیز مضامین وکتب و رسائل شائع ہونے لگے ہین - تب سے یہ مزاحمت شروع ہوئے ہے - اور روز بروز بڑہتی جاتی ہے -

ہر چند حنفیون کیطرف سے بہی طعن و تشنیع و بدگوئی و عیب جوئی مین کچہہ کمی نہین [illegible]
اور زیادہ غور ہم کو اس بات کے کہنے پر مجبور کرتے ہین - کہ حنفیہ اس بدایت یا بدگوئی مین معذور بہی ہین - ولہذا اہل حدیث کو مناسب نہین کہ وہ اس بدگوئی و عیب جوی کے مقابلہ مین جزاءُ سیئۃٍ سیئۃٌ پر عمل کرین اور جواب ترکی بترکی دین یا اس پر کچہہ زیادتی کرین - ان کو یہی مناسب ہے - کہ ادفع بالتی ھی احسن پر عمل کرین اور سختی کے مقابلہ مین رفق سے کام لین -

حنفیہ کے معذور ہونے کی وجہ یہہ ہے - کہ اس ملک و دیار مین ابتداء سلطنت مغلیہ سے زمانہ ظہور مذہب اہلحدیث تک حنفیہ ہی کا مذہب معمول و مروج رہا مذہب اہل حدیث گو قدیم سے ہے - اور عرب وغیرہ بلاد اسلام مین وہ ابتداء سے معمول و مروج چلا آیا ہے - مگر اس کا ظہور ہندوستان مین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کے زمانہ مین ہوا - پہر ان کے پوتے مولانا محمد اسمعیل صاحب اور نواسہ مولانا محمد اسحٰق صاحب سے کچہ اس کا نشو و نما ہوا - اب اس زمانہ مین وجود باجود حضرت شیخنا و شیخ الکل مولانا

سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی متع اللہ المسلمین بطول حیوتہم سے تمام ہندوستان
مین اسکا شیوع تام وقوع مین آیا لہذا جب کبھی کوئی مسئلہ مذہب اہلحدیث کا مذہب
حنفیہ کے مخالف ظاہر ہوا۔ اس ملک کے اکثر حنفی باشندگان کو جو عوام ہین* ۔ اور علوم
و مسائل سے محض بے خبر تہے نیا اور ناگوار معلوم ہوا۔ اور ان کی وحشت و نفرت کا
سبب بنا پس بحکم مثل مشہور کے من جہل شیئا عاداہ (یعنے جو کسی چیز سے ناواقف
ہوتا ہے وہ اس کا دشمن ہوجاتا ہے) جو عادت اور فطرت انسانی کے مطابق ہے
اس مسئلہ اور اس کے مجوز کو انہون نے برا کہنا شروع کیا۔ اہلحدیث کو یہہ مناسب
تہا۔ کہ ان کو اس بدگوئی مین معذور و مجبور سمجھتے اور بدگوئی کے مقابلہ مین رفق و خوش خلقی
سے پیش آتے اور انکو محبت سے وہ مسائل (جو انکی نفرت و وحشت کے وسائل تھے) سمجھاتے
اور اپنا موافق و موید بناتے مگر انہون نے اس کے برعکس کام کیا۔ اپنے آپ کو حق پر
اور اپنے معترضین کو غلطی پر سمجھکر اور حمیت حق کے جوش مین آکر سختی کے ساتھہ ان
کا مقابلہ کیا۔ اور بدگوئی کے مقابلہ مین نہ صرف قصاص لینے پر اکتفا کیا۔ بلکہ کچہ زیادہ بہی کہا
جس نے جلتی آگ پر تیل کا کام دیا۔ اور جانبین مین عناد و فساد حد سے بڑہا دیا۔
اس نامناسب مقابلہ کی ایک مثال ہمارے خیال مین آئی ہے۔ جسکا بیان اس مقام مین خالی
از عبرت و ہدایت نہو گا فرض کرو ایک مکان پر ایک شخص سو برس سے قابض و
متصرف ہے سو برس کے بعد ایک اور شخص اسکا شریک پیدا ہوا اور پہلے قابض کا حدی
رشتہ دار ہونے کا مدعی بنکر اس مکان کے بعض حصہ پر تصرف جدید کرنے لگا۔ اسپر

---

* رہے خواص سو بعض جو حق گو تہے وہ اہلحدیث کی موید اور انکے مسائل مذہبی کے معتقد
رہے مگر چونکہ وہ کم تھے ان کی بات نقار خانہ مین طوطی کی آواز کی مانند سنی گئی
اور بعض دیدہ و دانستہ حلوے و مانڈے کے فوت ہو جانے کے خوف سے ساکت
رہے وہ البتہ معذور نہین ہین ۔

پہلے قابض نے جو اس کو جدی رشتہ نہین سمجھتا تھا۔ اسکو برا کہتا اور اس کے تصرف جدید سے مزاحمت کرنا شروع کیا۔ یہ شخص اس دعوے و بدگوئی مین معذور و مجبور ہے۔ اسکے مقابلہ مین دوسرا دعوی دار اگر اپنی رشتہ داری ثابت کرنے سے پیشتر سختی اور بدگوئی سے پیش آوے۔ تو مناسب نہین ہے۔ اسکو یہی مناسب ہے کہ اس بدگوئی کے مقابلہ مین نرمی اختیار کرے۔ اور رفق و ملاطفت سے اپنا جدی رشتہ دار ہونا ثابت کرے تب ہی وہ کامیاب ہوگا۔ ورنہ سو برس کا قابض اور اس کے ہمسایے واقف و شاہد ہمیشہ اسکے مزاحم رہین گے۔ اور اسکو پاؤن جمانے ندین گے۔

اس تفصیل و تمثیل کو پڑہکر ہمارے عینی اخوان اہلحدیث امید ہے اس امر کو کہ اُس مزاحمت کا سبب انہی حضرات کی سخت کلامی ہے اور اسکا ترک کرنا اہلحدیث کی قومی ترقی کے لیے لازمی [illegible] تسلیم [illegible] اور اپنا اس [illegible] وہ ترک کردین گے پہر خدا کے فضل سے وہ اپنے قومی ترقی مین بہت جلد کامیاب ہون گے۔

اس قسم کے مضامین اصلاح خیز ملاطفت آمیز (جیسے مضمون نعض و تہاجر وغیرہ) ہمارے رسالہ مین پہلے شائع ہوے تو وہ مہربان دوست نواح مظفرپور ترہت اور ضلع الٰہ آباد کے معترض و قمطراز ہوئے کہ آپ حنفیہ کے ساتہہ مصالحت و اتفاق کے مضامین شائع کرتے ہین اور ان کی تکفیر و تبدیع سے مانع ہوتے ہین اور وہ اہلحدیث کو کافر و بیدین کہتے ہین اور اپنی مسجدون سے انکو نکالتے ہین اور رفع یدین اور آمین بالجہر پر غربا اہلحدیث کو مارتے ہین۔ آپ کی صلح انگیز تحریرات کا ابتک یہی نتیجہ نکلا ہے۔ تو آیندہ اس سے بڑہکر نتیجہ کی کیا اُمید ہے۔

وہ صاحب شاید اس مضمون کو پڑہکر یہی کہین کہ حنفیہ کے ساتہہ رفق و ملاطفت اختیار کرنے سے کچہ حاصل نہین ان کے مقابلہ مین "آہن را آہن توان کوفت"

۲۰۱

پرعمل کرنا ہے مناسب ہے۔

ان مہربان دوستون کے مقال سابق وحال کا جواب یہہ ہے کہ اشاعۃ السنہ کے ملاطفت امیز مضامین کا اثر فریق ثانی پر تب ظاہر ہوتا جب کہ ہماری فریق کے رسائل واخبارات سے اس کا خلاف عمل مین نہ آتا ایک اشاعۃ السنۃ دربی وصل ہے تو اس کے دس بہائی بندر(رسائل واخبارات) دربے فصل ہین یہہ ان کو تکرمی اور اخوانی کی خطاب سے پکارتا ہے تو وہ انکو بدعتی ومشرک وبیدین کے القاب سے یاد کرتے ہین اور اپنی تحریرات مین وہ سخت کلامیان وفضائح درج کرتے ہین جن کے نقل وبیان سے اشاعۃ السنۃ کو شرم آتی ہے۔ پہر ایک اشاعۃ السنۃ کے مضامین ملاطفت فریق ثانی پر کیا اثر پیدا کر سکتے ہین۔ اور وہ مصرع مشہورہ منقولہ ذیل کو کیونکر جہٹلا سکتے ہین ع "ولن یصلح العطار ما افسد الدھر"۔

یہہ اثر ان مضامین سے ہمکو خود متوقع وپیش نظر نہین ہے۔ اور نہ اس غرض سے وہ مضامین لکھے گئے ہین الغرض ان مضامین کو پڑھکر ہمارے علاتی بہائی حنفیہ ہمارے دوست بنجائین اور ہمکو کسی نوع کی تکلیف نہ پہونچائین ان مضامین کی تحریر سے غرض اپنے عینی بہائیون اہلحدیث ہی کی اصلاح حال وخیال اور تغیر طرز بحث ومقال ہے انپر یہ اثر ظاہر ہوا۔ (اور امید ہے ضرور ہوگا) اور انہون نے حنفیہ کو بدگوئی کے بدلے برا کہنا چہوڑ دیا تو فریق حنفیہ پر خود بخود یہ اثر ظاہر ہو جائیگا اور اہلحدیث کی مزاحمت وتکالیف کا کہین نام ونشان نہ رہے گا ہم اپنے اہلحدیث بہائیون خصوصًا الہ آبادی ومظفرپوری دوستون سے وثوق کے ساتہہ وعدہ کرتے ہین اور یقین کے ساتہہ ان کو امید دلاتے ہین کہ اگر کم سے کم ایک سال تک ہمارے جنگی رسالے اور گولہ انداز اخبار حنفیہ کے جنگ ومقابلہ سے اپنے مورچے اٹہالین گے اور جو کچہ انکو کہنا چاہین نصیحت کے پیرایہ مین اور ملاطفت محبت ادب وتہذیب سے کہین گے تو تمام

ہندوستان مین اہلحدیث کو افعال مذہبی ادا کرنے کی پوری آزادی اپنے علاقی بہائیون کی طرف سی حاصل ہوگی - اور کسی شہر اور کسی مسجد مین انکو اسلامی بہائیون حنفیہ کیطرف سی روک ٹوک نہوگی اور رفع یدین و آمین بالجہر وغیرہ شعار مذہب اہل حدیث کی تمام ہندوستان مین پوری ترویج و اشاعت ہوگی

اس انتظام اور اوس کے نتیجہ امن عام کے لیے فریقین کیطرف سی دو کمیٹیون کا قائم ہونا ضروری ہے -

ایک کمیٹی فریق اہلحدیث مختلف بلاد و امصار ہندوستان کی اس غرض سے قائم ہو کہ وہ اپنے گروہ کیطرف سی کوئی ایسی تحریر یا رسالہ شائع نہونے دین جسمین فریق حنفیہ کے مطاعن و توہین پائی جاوے جو رسالہ دار یا صاحب اخبار وغیرہ کوئی نیا رسالہ یا مضمون اپنی مذہب کی تائید یا مذہب مخالف کی تردید مین شائع کرنا چاہے وہ اس رسالہ یا مضمون کو پہلے اس کمیٹی مین پیش کرے کمیٹی اوس کو منظور کر کے اجازت دے تب اسکی اشاعت عمل مین آوے -

ایک کمیٹی فریق حنفیہ مختلف بلاد کی اس غرض سے قائم ہو کہ وہ ان عاملین بالحدیث کی جو کسی مذہب یا اہل مذہب کی اہانت نکرین اور بلا مزاحمت مذہب غیر اپنے مذہب پر چلین حفاظت و حمایت کرین اور ناواقف برادران اہل اسلام کو انکی مزاحمت سی روکین

ان کمیٹیون کے باوقار اور موثر ہونے کے لیے ہم اپنی مہربان گورنمنٹ سی بہی مدد لے سکتے ہین اور ان کی کارروائی کو سرکاری کارروائی بنا سکتے ہین - اگر ہمارے عینی و علاتی بہائی ان کمیٹیون کی ضرورت کو تسلیم کر کے اون کے انعقاد مین ہم کو مدد دین اور اس باب مین ہم سے خط و کتابت کرین -

پہلے ہم اپنے عینی بہائیون اہلحدیث کو مخاطب کرتے ہین اور اعیان - پشاور -

202

راولپنڈی - لاہور - امرتسر - لودیانہ - نابہہ - پٹیالہ - الہ آباد - جبلپور - ناگپور مدراس - بنارس - آرہ - رحیم آباد - کلکتہ - کہوری وغیرہ کو اس امر کیطرف توجہ دلاتے ہین - ہمارے عینی بہائیون نے ہماری درخواست کیطرف توجہ کی تو پہر ہم علاقی بہائیون کو تکلیف دینگے اب ہم اس مضمون کو اس دعا پر ختم کرتے ہین کہ خداوند تعالی مسلمانون کو باہمی اتحاد و اتفاق کی توفیق دے اور ان کے شقاق و نفاق و باہمی رنج و عناد کو دور کرے - آمین ثم آمین -

اپنے اہل اسلام ہمعصرون سے ہماری یہ التجا ہے کہ اس مضمون کو حق و راستی پر مبنی پاوین تو اسکی تائید مین قلم اٹہاوین - ہمین غلطی پاوین تو اسپر ہمکو آگاہ کرین -

---

اشتہار جہاد ترکی یا افغانستان

اور

مسلمانان ہندوستان

بعض ہندو اخبارون مین یہ بات شائع ہوئی ہے کہ امیر افغانستان نے کافرون سے (روس ہون خواہ انگریز) جہاد کرنے کا اشتہار دیا ہے - اور اسمین روم کی طرفداری کا بہی اظہار کیا ہے -

کئی اخبار اس خبر کے دوسرے حصہ کے مکذب و منکر اور اس امر کے مظہر ہین کہ باب عالی سے سفیران لنڈن اور سینٹ پٹرسبرگ کے نام اس مضمون کی تحقیق کے لیے احکام جاری ہوے ہین جس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو اس اشتہار کی خبر تک نہین چہ جائے اسکی طرفداری و موافقت -

اخبار جریدہ روزگار مطبوعہ ۲۳ اپریل ۱۸۹۷ء عیسوی مین باب عالی کا یہ اعلام ہی منقول ہے "کہ کوئی مسلمان رئیس خلیفۃ المسلمین کے بغیر جہاد کی منادی نہین

کر سکتا اور بغیر خلیفہ کی اجازت کے جہاد جائز نہین ہوتا"

یہہ اعلام ہی صاف مظہر ہے کہ حضرت سلطان المعظم کو اس اشتہار کے مضمون سے (اگر وہ مشتہر ہوا ہے) اتفاق نہین ہے -

بعض ہندو اخبارون نے اس خبر اشتہار سے عموماً اہل اسلام کی بے اعتباری نکالی اور گورنمنٹ کے خیال مین یہ بات ڈالنی چاہی ہے کہ افغانستان یا روم سے بمقابلہ انگریزون کے جہاد کا علم قائم ہوا تو مسلمانان ہند بہی امیر افغانستان یا سلطان کے ساتہہ ہونگے - اور اپنی مہربان گورنمنٹ سے باغی ہو جائینگے -

اس مضمون مین ہم ان کوتاہ اندیشون کے اس گمان سراسر بہتان سے مسلمانان ہند کی براءت ثابت کرتے ہین اور چند مسائل مع ان کے [illegible]

غور سے ملاحظہ مین لائینگے تو اس گمان بے جا اور تہمت ناروا سے اُمید ہے باز آئینگے اور اس امر کو یقین کے ساتہہ مان لینگے کہ اہل اسلام کی (ہندوستان کے ہون خواہ ترکی یا افغانستان کے) موجودہ حالت مین شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے - اور اگر غیب الغیب سے کوئی صورت نکل بہی آوے تو مسلمانان ہند کا اس جہاد مین شامل ہو جانا اور اپنی مہربان گورنمنٹ کی اطاعت سے (اگر وہ جہاد اس گورنمنٹ سے ہو) خارج ہونا جب تک وہ اپنے مذہب کے پابند رہین ممکن نہین ہے لہذا مسلمانان ہند کی حالت ہمیشہ کے لیے جبتک کہ وہ اس گورنمنٹ کے زیر سایہ حکومت مین طمانیت بخش ہے -

وہ مسائل یہہ ہین

(۱) جہاد کے لیے امام (یا خلیفہ) کا موجود ہونا اور جہاد مین اس کا پیش امام ہونا بڑی ضروری شرط ہے

(۲) امام یا (خلیفہ) مین کئی صفات کا موجود ہونا شرط ہے از آنجملہ اصول و فروع اسلام مین صاحب فتوی ہونا اور قرشی النسب ہوتا ہے۔

یہ شروط و اوصاف امام چونکہ زمانہ دراز سے (جب سے کہ دولت عباسیہ کا انقراض ہوا ہے) مفقود ہین۔ لہذا مسئلہ اول و دوم سے مسلمانون کی موجودہ حالت کے لحاظ سے صاف اور یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس وقت شرعی جہاد کی کوئی صورت نہین ہے۔

اعلام سلطانی مین (جو جریدہ روزگار ۲۳ اپریل ۱۸۸۰ء سے منقول ہوچکا ہے) بھی غالبا اسی نتیجہ کیطرف اشارہ ہے۔ اور اگر اس اعلام سے مقصود یہ ہے کہ "اُسوقت مسلمانون کی خلیفہ یا امام حضرت سلطان روم ہین اونکی اجازت سے جہاد جائز ہو سکتا ہے" تو یہ اعلام قرارداد جمہور علماء اسلام کے (جو خلیفہ مین قرشی ہونا واجب [illegible] مخالف ہے کیونکہ حضرت سلطان المعظم بالاتفاق قرشی نہین ہین۔ آپ ترک ہین جن کا نسب شریف* عثمان بن ارطغرل

* شجرہ نسب حضرت سلطان المعظم کتاب نظم الممالک سینین اسلام وغیرہ کتب تواریخ مین حسب تفصیل ذیل بیان ہوا ہے۔ سلطان عبد الحمید (ثانی) بن عبد المجید بن محمود (ثانی) بن عبد الحمید (اول) بن احمد (ثالث) بن محمد (رابع) # بن ابراہیم۔ بن احمد (اول) بن محمد (ثالث) بن مراد (ثالث) بن سلیم (ثانی) بن سلیمان (ثانی) بن سلیم (اول) بن بایزید (ثانی) بن محمد (ثانی) بن مراد (ثانی) بن محمد (اول) بن بایزید یلدرم (اول) بن مراد (اول) بن اُرخان بن عثمان (اول جو سلاطین ترکیہ کا پہلا بادشاہ ہے جس کیطرف سلطنت عثمانیہ منسوب ہے۔) بن ارطغرل بن سلیمان یہ شخص صحراء ارمینیہ کا رہنے والا تھا رفتہ رفتہ سپہ سالار علاؤ الدین سلجوقی ہوا ۶۲۲ھ مین نہر فرات مین غرق ہو کر دمین مدفون ہوا

ک۔ اشاعۃ السنہ نمبر (۱) جلد ۷ مین یہ شجرہ منقول ہوا تو اسمین سے سلطان عبد المجید کا نام سہو چھوٹ گیا

سینن اسلام مین اس محمد کو خامس لکھا ہے اور کہا ہے کہ اسکو محمود اول بھی کہتے ہین

بن سلیمان ترکی سے ملتا ہے اور ان کا نسب یافث* بن نوح علیہ السلام سے اور قریش#
حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد سے ہین جن کا نسب شریف سام بن نوح سے ملتا ہے

* ترکیون کا اولاد یافث بن نوح سے ہونا علمار تواریخ وانساب نے بیان کیا ہے۔
ابو الفدا نے کہا کہ صحیح بات یہی ہے کہ سبھی زمین کے باشندے نوح کے بیٹے سام۔حام
اور یافث کی اولاد سے ہین۔ سام عرب فارس اور رومیون کا باپ ہے۔حام حبشیون
کا باپ یافث ترک یاجوج ماجوج فرنگ اور قبط کا باپ الخ۔

قریش کا حضرت اسمعیل کی اولاد سے اور حضرت اسمعیل کا سام بن نوح کی اولاد
سے ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شجرہ نسب سے ثابت ہے جو ابو الفدا وغیرہ علمار
تواریخ وانساب نے حسب تفصیل ذیل بیان کیا ہے۔ ”محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب
بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب
بن فہر بن ملک بن النضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار
بن معد بن عدنان بن اد بن اود بن الیسع بن ہمیع بن سلامان بن نبت بن حمل
بن قیدار بن اسمعیل علیہ السلام بن ابراہیم علیہ السلام بن تارخ (وہو آذر)
بن ناحور بن ساروغ بن رعو بن فانع بن عابر بن شالح بن ارفخشد بن سام
بن نوح علیہ السلام بن لامخ بن متوشلخ بن حنوخ بن یرد بن مہلایل بن قینان
بن انوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ الصلوۃ والسلام“۔
ابو الفدا وغیرہ نساب ذکر کیا ہے۔ کہ اس شجرہ مین عدنان تک اتفاق ہے اور
عدنان کا اولاد اسمعیل سے ہونا بھی متفق علیہ ہے آن دونو کے مابین وسائل کی
تعداد مین اختلاف ہے۔ بعض علمار نے چالیس وسایل شمار کیے ہین بعض نے سات
ہمارے شیخ (اوستاد) ابو عبد اللہ حافظ کا قول ہے کہ عدنان سے اوپر کا کوئی سلسلہ
لائق اعتماد نہین ہے۔

204

یہہ امر علمار تاریخ و انساب مین متفق علیہ ہے اس مین کسی کا اختلاف دیکھا یا سنا نہین گیا ۔

لہذا یہہ اعلام اگر واقعی باب عالی سے ہوا ہے تو علمائے اسلام مختلف فرقون خصوصاً ہندوستان کے باشندون مین وہ وقعت و قبولیت سے سنا نہ جائے گا ۔ اور کسی **فرقہ** مقلدین یا محدثین اہل تشیع یا سنیین سے کوئی شخص جو علوم و مسائل سے دلی یاد ماغی تعلق رکہتا ہوگا حضرت سلطان المعظم کو شرعی خلیفہ یا امام خیال نہ کریگا اور برٹش سلطنت کے رعایا سے ہوکر انکی اطاعت کا قصد نہ کرے گا ۔

(۳) وجود امام وغیرہ شرائط جہاد پائے جانے کے ساتھہ ایک **بڑی** بہاری اور واجب اللحاظ **شرط** جہاد یہہ بہی ہے کہ مسلمانان اہل جہاد مین ایسی شوکت و

ابوالفداء نے [illegible] شالخ اور ارفخشد کے درمیان جو قینان [illegible] کا نام [illegible] نکالا گیا ہے ۔ کیونکہ وہ جادوگر تہا ۔ اور درحقیقت شالخ بن قینان بن ارفخشد ہے ۔
ابوالفداء نے ذکر نضر بن کنانہ کی ذیل مین کہا ہے کہ قریش بقول بعض نسّاب (علمار انساب) اسی نضر کا لقب ہی مگر صحیح قول یہ ہے کہ یہہ لقب فہر بن مالک بن النضر کی اولاد کا ہے ۔ پس جو شخص فہر بن مالک کی اولاد سے نہین ہے (یعنے اس سے اوپر نضر کی اولاد سے ہو (جیسے بنی ملکان یا بنی عفار یا بنی بکر ہین) یا حضرت اسمعیل کی اولاد سے ہو یا حضرت سام بن نوح یا قحح کی اولاد سے ہو) وہ قریشی نہین
ابوالفدا نے کہا ہے کہ قریش کی وجہ تسمیہ بقول بعض علمار یہہ ہے کہ قریش کی قوت اور مضبوطی کے لحاظ سے اسکو دریائی جانور قرش (جو سبہی دریائی جانورون کو کہا جاتا ہے اور انپر غالب آتا ہے) کے نام سے نامزد کیا گیا ہے ۔ بعض علمار کا یہہ قول ہے کہ قصی بن کلاب جب کعبہ پر متسلط ہوا اور اسنے وہان سبہی اولاد فہر بن مالک کو جمع کیا تو وہ قریش کے نام سے جسمین جمع ہونے کے معنی پائے جاتے ہین موسوم ہوئے ۔